ماہنامہ

دوآب

ISSN : 2306 - 6563
VOLUME 10 | ISSUE 06-07 | JUNE-JULY 2025

تحسینِ عظمت

فیلڈ مارشل سید عاصم منیر

باہمت قیادت، عظیم عسکری خدمات
بے مثال حب الوطنی اور ناقابلِ تسخیر عزم

فیلڈ مارشل کے رُتبے پر فائز ہونے پر دل کی گہرائیوں سے

مبارکباد

پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس
وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

ڈاکٹر خالد حمید
چیئرمین تارا گروپ

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نورکا
چیف ایڈیٹر ماہنامہ دوآب

Tara Group | TARA CROP SCIENCES

تارا کا وعدہ پیداوار زیادہ کے عزم کو برقرار رکھتے ہوئے

شاندار دھان، خوشحال کسان
ہر دانہ محفوظ
ہر فصل سلامت

UAN:+92-42-111-22-33-88
Web: www.taragroup.com.pk

ماہنامہ دوآب

سرپرستِ اعلیٰ
پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس
وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

مُدیرِ اعلیٰ
پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نورکا
چیئرمین پلانٹ بریڈنگ ﷲ جنیٹکس، یونیورسٹی آف سرگودھا

مُدیرِ مُنتظِم
ڈاکٹر خالد حمید
چیئرمین تارا گروپ

مجلسِ مُشاورت

- پروفیسر ڈاکٹر محمد علی تمغہ امتیاز، ستارہ امتیاز ۔وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور
- پروفیسر ڈاکٹر سید دلنواز احمد گردیزی، سابق وائس چانسلر جامعہ کوٹلی، یونیورسٹی آف آزاد جموں کشمیر
- پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یٰسین سابق پرو وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا
- پروفیسر ڈاکٹر سائرہ اظہر، ڈین فیکلٹی آف فارمیسی، اقراء یونیورسٹی ، کراچی
- پروفیسر ڈاکٹر احمد رضا بلال، ڈائریکٹر اورک یونیورسٹی آف سرگودھا
- ڈاکٹر جاوید احمد، چیف سائنٹسٹ / ڈائریکٹر گندم، ایوب زرعی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ، فیصل آباد
- پروفیسر ڈاکٹر عمیر ارشد باجوہ، چیئر مین فوڈ سائنسز، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
- ڈاکٹر محمد راشد قریشی، آئی سپشلسٹ و پروگریسیو فارمر القاسم باغ، ڈیرہ غازی خان

مجلسِ اِدارَت

- محمد مِٹھل جسکانی، سابق پروفیسر، سندھ ایگریکلچر، یونیورسٹی ٹنڈو جام ، سندھ
- ڈاکٹر صائمہ ہاشم ۔انوائرمنٹ سپشلسٹ ، ورلڈ بینک پشاور، خیبر پختوانخواہ
- ڈاکٹر شاداب شوکت، لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر، واٹر اینڈ میرین سائنسز لسبیلہ ، بلوچستان
- امتیاز علی ۔ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر، سکردو، گلگت بلتستان
- ڈاکٹر ضیاء الدین خان محسود، ساؤتھ وزیرستان
- ڈاکٹر سمیرا مقصود، اسسٹنٹ پروفیسر، کوہسار یونیورسٹی مری ، پنجاب
- عبدالمجید رامے۔ جنرل مینجر مارکیٹنگ ، تارا گروپ

کمپوزنگ: شمس جیلانی | ڈیزائننگ و پرنٹنگ : فلو جو انٹرنیشنل Ph:042-35875938-9 | ڈیزائنر: عثمان ملک

تمام تحریریں وسیع تر قومی مفاد، زرعی شعور اور معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں، تاہم ادارے کا کسی تحریر یا صاحب تحریر کے خیالات اور نظریات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

اداریہ ! زمین اور آسمان میں نئی تاریخ!

مئی 2025ء کی جنگ تاریخ کا ایک اور باب، قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاک بھارت تعلقات نازک اور تناؤ کا شکار رہے ہیں۔ 1947ء کے بعد سے دونوں ممالک کئی بار جنگیں لڑ چکے ہیں۔ جن میں 1948، 1965، 1971 اور 1999 کی جنگیں نمایاں ہیں۔ تاہم مئی 2025ء کی جنگ ایک نئے دور کا آغاز سمجھی جا رہی ہے۔ یہ جنگ روایتی محاذوں کے ساتھ ساتھ جدید ترین ٹیکنالوجی، سائبر حملوں اور سفارتی محاذ پر بھی لڑی گئی۔ بھارت گزشتہ چند سالوں سے مسلسل پاکستان کو جنگ پر اکسا رہا تھا کبھی کشمیر میں قتل عام کر کے، دفعہ 370 کی مسلسل خلاف ورزیاں، کشمیر کے سٹیٹس کو بدلنا، لائن آف کنٹرول پر بڑھتی ہوئی جھڑپیں اور سویلین کی ہلاکتیں اور سب سے بڑھ کر اپنی سیکورٹی کی ناکامی کو پاکستان کی دراندازی قرار دینا۔

پانی کے طے شدہ فارمولے کی مسلسل خلاف ورزیاں اور ہر وقت جنگی بیانئے کو ہوا دینا جنگ کا سبب بنا۔ اس دفعہ پھر اپنی سیکورٹی کی ناکامی کو پاکستان کی طرف سے سرحدی خلاف ورزی قرار دے کر مئی کے دوسرے ہفتے میں اچانک پاکستان کے کئی شہروں پر حملہ کر کے نقصان پہنچایا۔ پاکستان نے حملوں کا موثر جواب دیا مگر بھارت کی طرف سے کبھی میزائل اور کبھی ڈرون حملے جاری رہے۔ آخر کار پاکستان نے فیصلہ کن جواب دینے کا فیصلہ کیا اور جنوبی ایشیاء میں ایک نیا سورج طلوع ہوا۔ صرف ایک رات میں جنوبی ایشیا میں چودھراہٹ سسٹم بدل گیا۔ 600 ارب کی معیشت کو صرف ایک زور کا جھٹکا بہا لے گیا۔ مورخ لکھے گا کہ وہ بچے جن کو انڈیا آئی ٹی ایکسپرٹ بتا بتا کر ہمیں نیچا دکھانے میں لگا ہوا تھا جو گوگل کے سی ای او کی سیٹ تک پہنچ گئے تھے اپنے ملک کی ٹیکنالوجی کو 5 منٹ بھی ڈیفنڈ نہ کر سکے اور پاکستان زمین اور آسمان میں نئی تاریخ لکھ گیا۔

میں ایک دیہاتی آدمی ہوں، میرے بچے، طلباء و طالبات اور دوست احباب پوچھتے ہیں کہ آپ مئی 2025ء کی جنگ سے اتنے خوش کیوں ہیں ہمیں فتح کا جشن کیسے منانا چاہئے تو میں بتاتا ہوں کہ ہاں ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری مسلح افواج نے ایک دیوہیکل طاقت کا خواب چکنا چور کر دیا۔ جنگ کے دوران ہم ٹوٹے نہیں، ہم ڈٹے رہے، کھڑے رہے، افواج لڑتی رہی، اسلام آباد نہیں گرا جو جھنڈا انہوں نے فوٹو شاپ میں اسلام آباد پر لہرا دیا تھا وہ ہماری سرزمین پر نہیں آیا۔ یہ ایک مکمل جنگ تھی، عسکری، سیاسی، نفسیاتی، ڈیجیٹل اور مکار دشمن بلوچستان کو توڑنا چاہتا تھا۔ سندھ، پنجاب، خیبر پختونخواہ اور کشمیر میں بغاوت بھڑکانا چاہتا تھا۔ سیاسی انتشار کو ہوا دے کر عوام کو مارنا چاہتا تھا۔ الحمد للہ! ہمارا وجود برقرار رہنا ہی ہماری فتح تھی۔

ہائبرڈ وار کے زمانے مین باعزت بقا بذات خود کامیابی ہے۔ ہماری فضائی بالادستی نہ صرف پاکستان بلکہ انڈیا کے اندر چھ سو کلومیٹر تک رہنا ہی ہماری فتح تھی۔ الحمد اللہ ہم آج دنیا میں سربلند کھڑے ہیں۔

ہم جنگ جیتنے کا جشن کم اور اپنی آزادی کا جشن زیادہ منا رہے ہیں۔ اس جنگ میں انڈیا کی طرف سے فیک نیوز کا طوفان بدتمیزی بھی دنیا نے دیکھا۔ کبھی جھنگ کا ہوائی اڈا تباہ کرنے اور لاہور کی بندرگاہ پر قبضہ کی خبریں چلائی گئیں تو کبھی سیاسی قیادت کی گرفتاری اور چھپنے کی خبریں دی گئیں۔ اس طرح بھارت نے دنیا بھر میں ذلالت خود خریدی۔ قصہ مختصر جنگ قوموں کی ہوتی ہے اور زندہ قوموں کی جنگ ایک دن یا موقع کی نہیں بلکہ مکمل فتح تک مسلسل جدوجہد ہوتی ہے۔ آج ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ ہمیں زراعت، کلچر، صحت عامہ، تعلیم اور ریسرچ میں بھی فتح حاصل کرنی ہے تا کہ ہمارا کسان بھارتی بیج نہ ڈھونڈتا پھرے، ہماری خواتین راجھستانی لہنگے کی بجائے پاکستانی ملبوسات خریدیں۔ اس طرح اپنی فلمیں دیکھنے اور اپنا میوزک سننے سے ہی بھارتی فلمی انڈسٹری کو زوال آئے گا۔ جب ہمارے سٹوڈنٹ انڈین کتب یا انڈین استاد کی ویڈیو دیکھتا ہے تو پاکستانی استاد ہار جاتے ہیں۔ جب پاکستانی بچے زندگی اور موت کی کشمکش میں علاج کے لئے انڈیا جاتے ہیں تو ہمارا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور پاکستانی ڈاکٹرز ہار جاتے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہر پاکستان کو اپنے اپنے شعبے میں محنت اور پروفیشلزم کے ذریعے بھارت کو شکست دینی ہے اور ہر شعبہ میں فیلڈ مارشل پیدا کرنے ہیں جس طرح جنرل عاصم منیر کی قیادت میں افواج پاکستان نے نہ صرف بھارت کو شکست فاش دی بلکہ راتوں رات پاکستان کو دنیا کا معتبر تحمل اور جرات کا مینارہ نور بنا دیا۔

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نورکا
چیف ایڈیٹر۔ دوآب Email: chiefeditordoab@gmail.com
+92 300 6600 301

موسم گرما میں گملا جات اور آرائشی پودوں کی حفاظت و نگہداشت

ڈاکٹر تحسین اشرف، اسسٹنٹ پروفیسر (ہارٹیکلچر)،
زرعی کالج، یونیورسٹی آف سرگودھا

موسم گرما میں درجہ حرارت بڑھنے سے نہ صرف انسان بلکہ پودے بھی بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اگر پودوں کی مناسب دیکھ بھال نہ کی جائے تو ان کے مرنے یا مرجھا جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ گملہ جات میں موجود پودوں کی خصوصی دیکھ بھال اور مناسب اقدامات سے گملوں میں موجود پودوں کی خصوصی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ کچھ خصوصی دیکھ بھال اور مناسب اقدامات سے ہم گملوں میں موجود پودوں کو نہ صرف گرمی کے اثر سے بچا سکتے ہیں بلکہ ان کی نشوونما کیلئے بہتر ماحول مہیا کر سکتے ہیں۔ سردیوں کے بعد گرمیوں میں پودوں نشوونما اور بڑھوتری کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

گملہ جات کی اقسام

پلاسٹک کے گملہ جات

مٹی کی گملہ جات

کنکریٹ گملہ جات

موسم گرما میں گملہ جات میں پانی کا استعمال

موسم گرم کے شروع ہوتے ہی درجہ حرارت بڑھنے سے پودوں کی نشوونما میں کمی آ جاتی ہے۔ پودوں کو عام دنوں سے زیادہ پانی دینا چاہیئے۔ ہوا میں کم نمی کے باعث اور درجہ حرارت کے بڑھنے سے پودوں کا اخراج تیزی سے ہوتا ہے۔ گملہ جات پودوں کو اس سلسلہ میں خصوصی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ پودوں کی جڑیں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے زمین کی گہرائی تک نہیں جا سکتی۔

گملہ جات میں نمی برقرار رکھنے کے لئے ملچنگ بھی کر سکتے ہی، جس میں چھوٹے پتھر، گلے سڑے خشک پتے اور لکڑی کے برادے کو ملچ کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ جس سے نہ صرف پودوں میں نمی برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ملچ نامیاتی کھاد کا کام بھی کرتی ہے۔ موسم گرما میں گملہ جات پودوں کو پانی صبح سویرے یا شام کو غروب آفتاب کے بعد دینا چاہیئے تا کہ گملے سے پانی کا اخراج زیادہ نہ ہو۔ پودوں کو براہ راست دھوپ سے بچانا چاہیئے تا کہ پودوں سے پانی کے زیادہ اخراج سے بچایا جا سکے۔ گملہ جات میں فالتو پانی کے اخراج کا سوراخ بند نہیں ہونا چاہیئے اگر ایسا ہو جائے تو سوراخ کھول دینا چاہیئے۔ بہت سے پودے پانی کا صحیح اخراج نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔

کھاد کا استعمال۔ موسم گرما میں گملہ جات میں کھادوں کا استعمال کم کرنا چاہیئے کیونکہ زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے Nutrient ضائع ہو جاتے ہیں۔ گملہ جات میں slow releasing کھاد یا نامیاتی کھادوں کا استعمال کرنا چاہیئے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ نامیاتی کھاد ہر قسم کی بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں سے پاک ہو۔ گملہ جات میں گوبر کا استعمال کم کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے پودوں کو کئی قسم کی بیماریوں کا خطرہ ہوتا ہے۔ گملہ جات میں کھادوں کے تناسب کا بہتر استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ کھاد کے کم یا زیادہ استعمال سے پودوں کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

کھاد کا استعمال پودے کی گروتھ کے دنوں میں بہت فائدہ مند ہوتا ہے، عام طور پر ہر ستمبر اور مارچ میں کھادوں کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن گملوں میں ہر تین ہفتے بعد مناسب مقدار میں N:P:K, 1:2:1 اور 5:10:5 کی مناسبت سے استعمال کی جاتی ہے۔

گملہ جات پودوں کی کانٹ چھانٹ۔ گملہ جات پودوں میں طبعی اور غیر طبعی عناصر کے اثر سے پودے کی نشوونما میں کمی آجاتی ہے۔ مناسب نشوونما کی کمی کے باعث ان پر بیماریوں کا خطرہ رہتا ہے ایسے پودے جن کی وجہ سے گملے میں موجود باقی پودوں کے نقصان کا خطرہ ہو اسے گملے سے نکال دینا چاہئے یا ایسی شاخیں جو خشک ہو چکی ہوں یا بیمار ہوں اُن کی کانٹ چھانٹ کر دینی چاہئے تا کہ برقت پودے کے باقی حصے کو بچایا جاسکے۔

گملہ جات پودوں کی تبدیلی۔ گملہ جات پودوں کی مناسب تبدیلی کا برقت خیال کرنا چاہئے۔ ایسے پودے جن میں گملہ تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آئے اُسے مناسب وقت یا دوسرے گملے میں منتقل کر دینا چاہئے تا کہ پودے کی نشوونما میں کمی کو روکا جاسکے۔ اس عمل میں پودے کو گملے سے نکال کر جڑوں کے نچلے حصے کو مناسب مقدار میں کانٹ چھانٹ کرنے کے بعد دوسرے گملے جس میں ریت، بھل اور پتوں کی کھاد کا تناسب رکھ کر پودے کو اس گملے میں شفٹ کر دینا چاہئے تا کہ پودا اپنی بہتر نشوونما جاری رکھ سکے۔

ان چند احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے گھر میں موجود پودوں کو مزید بہتر صحت اور گرمی کی شدت سے بچا سکتے ہیں۔ چند اہم باتوں کا خیال جیسا کہ

- مناسب وقت اور مناسب مقدار میں پودوں کو پانی دینا۔
- مناسب مقدار میں کھاد دینا۔
- خشک اور بیمار ٹہنیوں کی کانٹ چھانٹ کرنا
- ضرورت کے تحت گملوں کی تبدیلی کرنا
- ضرورت کے تحت مٹی یا Growing media تبدیل کرنا۔
- کسی بھی بیماری یا کیڑوں کے حملے کی صورت میں فوری علاج کرنا۔

دھان کی کاشت

ڈاکٹر ثنائے مصطفیٰ، حرا سحر
زرعی تحقیقاتی ادارہ دھان کالا شاہ کاکو (پنجاب)

دھان کی فصل زرمبادلہ حاصل کرنے کے لحاظ سے ایک اہم فصل ہے۔ پاکستان کے بالائی اور وسطی پنجاب میں زیادہ بوئی جانے والی فصل دھان ہے۔ اس وقت دنیا میں دھان کی فی ایکڑ پیداوار 50 من فی ایکڑ ہے لیکن پاکستان میں یہ 30 تا 35 من فی ایکڑ ہے جس کی بنیادی وجہ جدید ٹیکنالوجی کی عدم دستیابی اور استعمال کے طریقہ پر ہے۔

روایتی طریقہ کاشت سے پودوں کی تعداد پوری کرنا ایک ناممکن کام تھا جو اب ٹرانسپلانٹر سے ممکن ہوا ہے۔ اب ٹرانسپلانٹر کی مدد سے مطلوبہ پودوں کی تعداد 8000 پودے فی ایکڑ حاصل کرنا اور پودوں کو مطلوبہ کیاریوں پر یکساں لگانا آسان ہو گیا ہے۔ جس سے 20 فیصد اضافی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ حکومت کا 50 فیصد پر کسانوں کو مشین مہیا کرنا اور پرائیویٹ سیکٹر کی اُس طرف توجہ مبذول کرانے کی وجہ سے یہ ٹیکنالوجی کافی عام ہو گئی ہے اس سے پیداوار میں 25 فیصد تک اضافہ پایا گیا ہے۔ دھان کی فصل عام طور پر دو طریقوں سے کاشت ہوتی ہے ا۔ ٹرانسپلانٹیشن (لاب لگانا) ۲۔ ڈائریکٹ سیڈنگ (لاب کے بغیر چاول کی کاشت) باقی آئندہ

بھنڈی توری کے بیج کی نمو پذیری

ڈاکٹر اکرام الحق۔ اسسٹنٹ پروفیسر
ڈیپارٹمنٹ آف پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینیٹکس، یونیورسٹی آف سرگودھا

بھنڈی توری کی اچھی پیداوار لینے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی نمو پذیری بہتر ہو اور اس میں اُگاؤ کی صلاحیت یعنی جرمینیشن کی شرح بہتر ہو، اگر ہم بھنڈی کی نمو پذیری چیک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہم ٹرائی فینائل ٹیٹرازولیم کلورائڈ (ٹی ٹی سی) کا استعمال کریں گے اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ بھنڈی توری کے بیج کو پانی کے اندر بھگو کر رکھ دیں اس کو بہتر ہے کہ رات بھر کے لئے بھگو لیا جائے اگلی صبح بیج کو پانی میں سے نکالیں۔ ادھر اس کی لمبائی کے رخ 1/3-1 حصے کا کٹ لگا دیں اور ان بیج کو ٹرائی فینائل ٹیٹرا ولیم کلورائڈ 750 ملی گرام لے کر اس کو ایک لیٹر ڈسٹلڈ واٹر پانی کے اندر ڈالیں گے اور اس کو اچھی طرح ہلا کر محلول تیار کر لیں گے، اب سیڈز کو مختلف بیکرز کے اندر رکھ کر ان میں اس محلول کو اتنا ڈالیں کہ بیج اس میں بھیگ جائیں۔

ان کو ایلومینیم فوائل کے ساتھ لپیٹ دیں اور 25 ڈگری سینٹی گریڈ پر رکھ دیں اب 24 گھنٹے کے بعد ان بیجوں کو نکالیں اور ان کو لمبائی کی رخ کاٹ لیں ہم دیکھیں گے کہ جن بیجوں کے اندر نمو پذیری کی صلاحیت ہو گی ان کا رنگ سرخ ہو گا جو اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ ان کے ایمبریوز زندہ ہیں اور یہ بیج اُگ سکتے ہیں۔

اچھی پیداوار لینے کے لئے بیج کا اُگاؤ بھی بہتر ہونا چاہئے اس کو چیک کرنے کے لئے 100 بیج لیں اور ان کو ٹشو والے تولیے کے اندر اس کو گیلا کر کے لپیٹ دیں اور ان کو کسی اندھیرے والی جگہ پر ایک دو دن کے لئے رکھ دیں پھر اس کو چیک کریں کہ ان میں سے کتنے ایسے بیج ہیں جن میں اُگاؤ شروع ہو گیا ہے یعنی ان میں سے جڑ جو کس ہائپوکو

(بقیہ صفحہ نمبر 8)

الحمد للہ رب

اس بار مطالعہ پاکستان کی تاریخ ہم نے اپنی آنکھوں
چالاکیاں، مکاریاں بھی دیکھیں۔۔اور پھر ہمارے شیر
سے چنا ہوا اس کا نام بھی دیکھا، پیارے نبی صلی اللہ علیہ و
دیکھی۔ان کی تباہی بھی دیکھی، شاہینوں کا پلٹنا، جھپٹنا،

اور ایک للکار

میں اپنی آنے والے نسل کو بھی یہ تار

پاک فوج زندہ باد۔۔

شہداء وط

ب العالمین

سے دیکھ لی۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے انڈیا کی سازشیں،
ول جوانوں کی پلاننگ بھی دیکھی پھر اللہ کریم کے کلام
سلم کی سنت پر عمل بھی دیکھا۔ اور پھر کفار کی چیخیں بھی
جھپٹ کر پلٹنا بھی دیکھا اور قوم کو ایک ساتھ، ایک آواز
پر بھی دیکھا۔

ریخ پڑھاؤں گا اور بتاؤں گا ان شاءاللہ

۔۔ پاکستان پائندہ باد

چیف ایڈیٹر ماہنامہ دوآب

ن کو سلام

ٹائل بھی بولتے ہیں نکلنی شروع ہوگئی ہے جتنے بھی اُگے ہوں گے اتنے پرسنٹ اُس کی جرمینیشن ہوگی لہذا ہمیں اچھی پیداوار لینے کے لئے بہترین اُگاؤ والے بیج کو بونا چاہیے اگر جرمینیشن کی فیصد کم ہے تو اس حساب سے ہم بیج زیادہ استعمال کریں گے۔اس طریقہ کو چیک کرکے بوئیں گے تو فی ایکڑ اچھی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔

پالک کی جدید کاشت

سبز پتوں کی سبزیوں میں پالک اہم مقام کی حامل ہے جس کے پتوں کو بطور سبزی استعمال کیا جاتا ہے۔پالک پنجاب میں تقریباً سارا سال ہی موجود رہتی ہے۔غذائی وطبی اعتبار سے بے پناہ اہمیت کی حامل اس سبزی میں وٹامن اے، کیلشیم،آئرن وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔علاوہ ازیں پالک میں پوٹاشیم کی کافی مقدار پائی جاتی ہے جوایک صحت مند نروس سسٹم کے لئے ضروری ہے۔ پالک کا ارتقائی وطن عرب ممالک میں سے ہے۔عربوں نے جب سپین فتح کیا تو کہا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ ہی پالک بھی سپین میں متعارف ہوگئی اور وہاں سے دوسرے ممالک میں پھیلی کہاجاتاہے اس طرح پالک کا نام سپین کے نام پر Spinachرکھا گیا۔

آب و ہوا۔ پالک کی کاشت کے لئے متعدل موسم کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے پتوں کی بہتر پیداوار کے لئے سرد مرطوب آب وہوا درکار ہوتی ہے۔یہ سرد موسم کی سبزی ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ درجہ حرارت برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔جہاں آبپاشی کے لئے پانی وافر مقدار میں موجود ہو وہاں تو مئی میں بھی فصل حاصل ہوسکتی ہے لیکن کٹائیاں نہیں کی جاتیں بلکہ پورا پودا کاٹ لیا جاتا ہے۔ جولائی میں کاشت کی گئی فصل سے 5-6 کٹائیاں لی جاسکتی ہیں۔

زمین کی تیاری۔ پالک کی کاشت کے لئے زرخیز، ریتلی میرا اور میرا زمین موزوں ہے جس میں پانی دیر تک قائم رکھنے کی صلاحیت موجود ہو۔زمین کی تیاری کے لئے ایک مرتبہ پلٹنے والا ہل اور تین تا چار مرتبہ عام ہل چلا کر زمین کو تیار کریں اور اچھی طرح ہموار کریں۔کاشت سے ایک ماہ قبل زمین کو ہموار کرنے کے بعد گوبر کی گلی سڑی کھاد 10 سے 15 ٹن فی ایکڑ کے حساب سے ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں دبا دیں۔پالک کی کاشت کے لئے کھیت کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔

وقت کاشت وشرح بیج۔ پالک جون تا اکتوبر اور فروری تک کاشت کی جاسکتی ہے۔موسم گرما میں کاشت کے لئے صرف دیسی اقسام ہی مناسب نتائج دے سکتی ہیں۔کانٹوں والی پالک کی قسم کنڈیاری کا بیج گرم موسم میں نہیں اُگتا اور پودوں کے لئے بھی زیادہ گرمی برداشت کرنا ممکن نہیں رہتا۔اس لئے اس کو اکتوبر سے جنوری تک کاشت کیا جاتا ہے۔گرمیوں والی فصل کے لئے بیج کی شرح 20 تا 25 جبکہ موسمی فصل کے لئے 10 تا 15 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔

پالک کی اقسام۔ پالک کی دواقسام ہیں۔

ا۔دیسی پالک۔ یہ قسم ادارہ تحقیقات سبزیات فیصل آباد نے تیار کی ہے۔اس کے پتے موٹے، چوڑے،نرم اور رسیلے ہوتے ہیں اور ان کی رنگ گہری سبز ہوتی ہے۔اس کی پیداواری صلاحیت 35 من فی ایکڑ فی کٹائی ہے اور یہ قسم بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہے۔

۲۔کنڈیاری پالک۔اس کے پتے کٹے ہوئے اور بیج کانٹوں والے ہوتے ہیں۔ یہ سرد موسم کی خاص قسم ہے۔اس کے پتے نرم اور ذائقہ میں اچھے ہوتے ہیں اور یہ پیداوار دیسی قسم کی نسبت کم دیتی ہے۔

طریقہ کاشت۔اچھی طرح تیار کردہ کھیت کو 10 مرلہ کی چھوٹی کیاریوں میں تقسیم کرکے 75 سینٹی میٹر کے فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں۔ان پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر لکڑی سے 2 تا 3 سینٹی میٹر گہری لکیریں لگائیں اور ان لکیروں میں بیج کا کیرا کردیں۔بیج بونے کے بعد پٹڑی کے درمیان سے ہاتھ کی مدد سے مٹی لے کر بیج کو اچھے طریقے سے ڈھانپ دیں۔سرد موسم میں کاشت ہموار زمین پر چھٹہ دے کر کریں اور کھیلیاں بنادیں۔اس کے علاوہ مشینی کاشت بھی کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی وگوڈی۔ پالک کی فصل کو پہلی آبپاشی بوائی کے فوراً بعد کی جائے۔گرم موسم میں ہر چار پانچ دن کے وقفہ سے آبپاشی کرتے رہیں۔تاہم بارش اور سرد موسم کی صورت میں پانی کا وقفہ بڑھایا جاسکتا ہے۔

کھادوں کا استعمال۔

پالک میں سرسبز کھادوں کا استعمال

کھاد	بوائی کے وقت	پہلی کٹائی پر	تیسری کٹائی پر
نائٹروفاس	2.5 بوری فی ایکڑ		
کیلشیم امونیم نائٹریٹ		1 بوری فی ایکڑ	1 بوری فی ایکڑ
ایس او پی/ایم او پی	1 بوری فی ایکڑ		
یا			
ڈی اے پی	1 بوری فی ایکڑ		
یوریا	0.5 بوری فی ایکڑ	0.5 بوری فی ایکڑ	0.5 بوری فی ایکڑ
ایس او پی/ایم او پی	1 بوری فی ایکڑ		

فصل کی کٹائی۔ پالک کی پہلی کٹائی تقریباً ایک ماہ کے بعد کی جاتی ہے جبکہ اس کے بعد والی کٹائیوں میں 20 تا 25 دن کا وقفہ ضرور ہونا چاہیے۔ (بشکریہ فاطمہ فرٹیلائزر)

انشاء جی اٹھو اب کوچ کرو!

اصلی نام شیر محمد خان تھا اور تخلص انشاء، آپ 15 جون 1927ء کو جالندھر کے ایک نواحی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کی شاعری کی کتب اسی بستی کے اک کوچے میں، چاند نگر دل وحشی، بلو کا بستہ (بچوں کے لئے نظمیں) ہیں۔ ابن انشاء نے یونیسکو کے مشیر کی حیثیت سے متعدد یورپی و ایشیائی ممالک کا دورہ کیا تھا جن کا احوال اپنے سفرناموں میں اپنے مخصوص طنزیہ و فکاہیہ انداز میں تحریر کیا۔ اُن کے سفرنامے آوارہ گرد کی ڈائری، دنیا گول ہے، ابن بطوطہ کے تعاقب میں، چلتے ہو تو چین کو چلئے، نگری نگری پھرا مسافر، جبکہ مضامین آپ سے کیا پردہ، خمار گند، اردو کی آخری کتاب، خط انشاء جی کے، اندھا کنواں شامل ہیں۔ 1978ء میں صدارتی تمغہ حسن کارکردگی ملا۔

ابن انشاء کا مشہور زمانہ کلام 'انشاء جی اٹھو اب کوچ کرو' جس کے لکھنے کے ایک ماہ بعد وفات پا گئے اس کے بعد قتیل شفائی نے غزل لکھی 'یہ کس نے کہا تھا کہ تم کوچ کرو، باتیں نہ بناؤ انشاء جی۔

انشاء جی اٹھو اب کوچ کرو، اس شہر میں جی کا لگانا کیا
وحشی کو سکون سے کیا مطلب، جوگی کا نگر میں ٹھکانا کیا
اس دل کے دریدہ دامن کو، دیکھو تو سہی سوچو تو سہی
جس جھولی میں سو چھید ہوئے، اس جھولی کا پھیلانا کیا
شب بیتی چاند بھی ڈوب چلا، زنجیر پڑی دروازے میں
کیوں دیر گئے گھر آئے ہو، سجنی سے کرو گے بہانا کیا
بھر ہجر کی لمبی رات میاں، سنجوگ کی تو یہی ایک گھڑی
جو دل میں ہے لب پر آنے دو، شرمانا کیا گھبرانا کیا
اس روز جو اُن کو دیکھا ہے، اب خواب کا عالم لگتا ہے
اس روز جو ان سے بات ہوئی، وہ بات بھی افسانہ کیا
اس حسن کے سچے موتی کو ہم دیکھ سکیں پر چھو نہ سکیں
جسے دیکھ سکیں پر چھو نہ سکیں وہ دولت کیا وہ خزانہ کیا
اس کو بھی جلاؤ دکھتے ہوئے من، اک شعلہ لال بھبوکا بن
یوں آنسو بہہ جانا کیا، یوں ماٹی میں مل جانا کیا
جب شہر کے لوگ نہ رستہ دیں کیوں بن میں نہ جا بسرام
کرے، دیوانوں کی سی نہ بات کرے تو اور کرے دیوانہ کیا

قتیل شفائی کی جوابی غزل

یہ کس نے کہا تم کوچ کرو، باتیں نہ بناؤ انشاء جی
یہ شہر تمہارا اپنا ہے، اسے چھوڑ نہ جاؤ انشاء جی
جتنے بھی یہاں کے باسی ہیں، سب کے سب تم سے پیار کریں،
کیا ان سے بھی منہ پھیرو گے، یہ ظلم نہ ڈھاؤ انشاء جی
کیا سوچ کے تم نے سینچی تھی، یہ کیسر کیاری چاہت کی
تم جن کو ہنسانے آئے تھے، ان کو نہ رلاؤ انشاء جی
تم لاکھ سیاحت کے ہو دھنی، اک بات ہماری بھی مانو
کوئی جا کے جہاں سے آتا نہیں، اس دیس نہ جاؤ انشاء جی
بکھراتے ہو سونا حرفوں کا، تم چاندی جیسے کاغذ پر
پھر ان میں اپنے زخموں کا، مت زہر ملاؤ انشاء جی
اک رات تو کیا وہ حشر تلک، رکھے گی کھلا دروازے کو
کب لوٹ کے تم گھر آؤ گے، سجنی کو بتاؤ انشاء جی
نہیں قتیل کی بات یہاں، کہیں ساحر ہے کہیں عالی ہے
تم اپنے پرانے یاروں سے، دامن نہ چھڑاؤ انشاء جی

ترشاوہ باغات کے لئے کاشتی اُمور برائے ماہ جولائی

تل کی کاشت

تل کم دورانیہ کی ایک اہم روغن دار فصل ہے۔ اس کے بیجوں میں 50 سے 60 فیصد تک تیل اور 22 فیصد تک پروٹین ہوتی ہے۔ اس کے بیج اور تیل ادویات سازی میں استعمال ہوتے ہیں۔ تلوں کا تیل مساج، مارجرین، اعلیٰ قسم کے صابن، عطریات، کاربن پیپر اور ٹائپ رائٹر کے ربن بنانے کے کام آتا ہے۔ اس کی خصوصیات بہت حد تک زیتون کے تیل سے ملتی ہیں لہذا اس کو 5 سے 10 فیصد تک دوسری خوردنی تیلوں میں ملا کر کھانے سے تیل کی کوالٹی بہتر ہو جاتی ہے۔ تلوں کی کاشت پر خرچ کم، رقبہ اور وقت کے حساب سے فی یونٹ آمدنی زیادہ ہوتی ہے جس کہ وجہ سے یہ فصل اب ایک بہترین نقد آور فصل کا درجہ اختیار کر گئی ہے۔ درمیانی میرا سے بھاری میرا زمین جس میں پانی جذب کرنے اور نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت ہو، تل کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔ چکنی اور پانی جذب نہ کرنے والی زمینوں میں بارش یا آبپاشی کا پانی کھڑا ہونے سے پودے مرنا شروع ہو جاتے ہیں اس لئے ایسی زمینوں پر تل کی کاشت کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ زیادہ ریتلی اور سیم و تھور زمینیں اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔ کاشت سے پہلے 2 سے 3 ہل چلا کر اور سہاگہ دے کر زمین کو اچھی طرح تیار کر لیں۔ زمین کی ہمواری کا خاص خیال رکھیں۔

پنجاب میں عام کاشت کے لئے سفید تیل کی منظور شدہ اقسام ٹی ایچ۔6، ٹی ایس۔5 اور ٹی ایس۔3 ہیں جو بہتر پیداوار کی حامل ہیں۔

تل کی بہتر پیداوار کے لئے اس کو ترجیحاً 15 جون سے 15 جولائی تک کاشت کریں۔ بارانی علاقوں میں جولائی کا پہلا پندرھواڑہ اس کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔

Tara Group | ICS Imperial Crop Sciences

تارا کا وعدہ پیداوار زیادہ کے عزم کو برقرار رکھتے ہوئے

شاندار دھان، خوشحال کسان
ہر دانہ محفوظ
ہر فصل سلامت

UAN:+92-42-111-22-33-88
Web: www.taragroup.com.pk

Tara Group

TG-940

HYBRID CORN SEED

TARA SEEDS

خصوصیات

- موسمی مکئی کی بھرپور پیداوار، فصل اور منافع دونوں شاندار
- سرخی مائل وزن دار دانے
- مضبوط تنا اور جڑیں، فصل گرنے سے محفوظ
- مکئی کے پودے برداشت کے وقت بھی سرسبز
- سائیلج کے لئے موزوں ترین ہائبرڈ
- ہر قسم کے موسمی حالات میں بہترین پیداواری صلاحیت
- کم وبیش 110 سے 115 دن میں پک کر تیار

ICS SEEDS

ICS-945

HYBRID CORN SEED

خصوصیات

- موسمی مکئی کا زیادہ پیداواری صلاحیت کا حامل ہائبرڈ بیج
- چھلی پر دانوں کی زیادہ تعداد
- مضبوط تنا اور جڑیں، فصل گرنے سے محفوظ
- سائیلج کے لئے شاندار انتخاب
- برداشت کے وقت چھلی خشک اور پودا سرسبز
- غیر موافق موسمی حالات کو برداشت کرنے کی بہترین صلاحیت
- فصل 115 سے 120 دن میں پک کر تیار

UAN:+92-42-111-22-33-88

Web: www.taragroup.com.pk

ISSN : 2306 - 6563
VOLUME 10 | ISSUE 06-07 | JUNE-JULY 2025

ماہنامہ دوآب

www.uos.edu.pk www.taragroup.com.pk
Project: 03/06/03388
یونیورسٹی آف سرگودھا اور تارا گروپ کی مشترکہ کاوش